بسم اللہ الرحمن الرحیم

The Society of Muslim Scholars in UK

HIZBUL ULAMA UK

حزب العلماء یوکے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین کرام حضرات وخواتین   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسے کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے کہ فتاویٰ سے آبزرویٹری کے حسابات کے فلکی امکانِ رویئت (یعنی مفروضہ نیومون کے بعد مخصوص گھنٹے گذرنے اور دیگر فلکی شرطیں پوری ہونے پر ہی چاند کی شہادت کو ثبوتِ ہلال کے لئے قبول کرنے) کو ''شرعی ضرورت وشرط'' بتلانے کے لئے ان میں کی ایسی باتوں کو عوام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جن سے گویا ان کی مراد پوری ہوجاتی ہو جیسے کہ اہلِ کتاب کا رویہ رہا ہے جس سے ان کے ایسے حالات کے تناظر میں قرآنِ پاک نے مسلمانوں کو تعلیم دی کہ تم اپنے لئے دعاء کرتے رہو کہ اللہ مسلمانوں کو ان جیسا نہ بنائے!''اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوبِ علیھم ولا الضآلّین (الفاتحہ)۔

ذیل میں ہم ہماری کتاب ''**سعودی عربیہ کی رویئت مفتیانِ کرام کی نظر میں**'' سے دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء کے اس وقت کے صدر مفتی حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ (جو مورخہ ۱۲ ذی القعدہ ۱۴۰۶ھ کو جاری ہوا ہے) نقل کرتے ہیں!

قارئین کو معلوم ہو کہ شریعت میں ثبوتِ ہلال کے لئے فلکیاتی حسابات کو استعمال کرنا کیسی خطرناک غیر اسلامی بات ہے کہ دارالعلوم دیوبند جیسے عالمی ادارہ کے ذمّہ دار مرحوم کو نیومون تھیوری کے امکانِ رویئت حسابات کو استعمال کرنے والوں کی اصلاح کے لئے شدید قسم کے الفاظ سے اس کی مثال دینی پڑی! ملاحظہ فرمائیں؛۔

آپؒ نے فلکیاتی حساب اور نیومون تھیوری کے متعلق شدید قسم کے الفاظ استعمال کئے اور اسے ثبوتِ ہلال میں رد کرتے ہوئے نیومون تھیوری اور اس کے حساب کو ''**حدیثِ امّی**'' کے مدِّنظر اسے نصوصِ صریحہ کے مخالف'' ہونے سے تعبیر کیا اور چاند کی رویئت کے لئے ''نیومون مفروضہ'' کے بعد سے مخصوص گھنٹوں کے گذرنے سے چاند کی عمر کو جو شمار کیا جاتا ہے اسے ''ہندو پنڈتوں کے پَینتروں'' اور ان کے ڈ ند، دوڈ ند کی گنتی سے تشبیہ دی اور نیومون تھیوری کے متیونی ویہودی ربّائی ہالیل دوم کے طریقہ کی بہ نسبت آپ ﷺ کے طریقہ واسلامی نظریہ کی اصلیت اور یہودی ربائی کے طریقہ کی مردودیت کو شرعاً اوجاگر فرمایا!

ساتھ ہی آپؒ نے نیومون تھیوری اور اس پر مبنی امکانِ رویئت کے نظریہ اور ولادتِ نیومون کو ''ہندوؤں کے کنھیّا جی اور گنیش جی'' کے **جنم** کا نام دیکر نیومون کی امکانِ رویئت تھیوری کو شرعاً ''**اسلامی نظریہ کی تحریف**'' سے تعبیر کیا اور فرمایا کہ چونکہ اس نظریہ سے ''**نصوص میں تحریف ہورھی ھے**'' اس لئے **یہ نظریہ واجب الرّد** ہے!(یعنی ثبوتِ ہلال اور چاند کی شہادت کو قبول کرنے یا نہ کرنے میں آبزرویٹری کے نیومون تھیوری کے حسابات کو دخیل بناتے ہوئے فلکی عدمِ امکانِ رویئت کے باوجود چاند کی شہادت کے آجانے پر شہادت کو شرعاً رد کرنے کے بجائے قبول کیا جائے گا، کیونکہ **یہ حسابات واجب الرّد** ہیں)!!!

فتوے کے ہمارے اقتباس کے بعد ذیل میں نفسِ فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں؛۔

فتویٰ :۔ حضرت مفتی نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ، دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند

ولادت کے معنیٰ اپس عدم سے وجود میں آجانا، اور یہاں ایسا نہیں ہے، شمس وقمر کو جب سے باری تعالیٰ عزاسمہ نے پیدا فرمایا اس وقت سے وہ برابر موجود ہے، کبھی معدوم نہیں ہوئے، صرف عارضی طور پر کبھی کبھی بمصلحت وحکمت باری عزّ اسمہ کچھ دیر کے لئے غیر منوّر ہو جاتے ہیں جیسے شمس وقمر بوقتِ گرہن، (کسوف وخسوف)، اور ہر ماہ کم وبیش دو دن کے لئے قمر مستور رہتا ہے، پھر ظاہر ہو جاتا ہے تو اس کو بہت سے بہت تجدید یا ظہور کہہ سکتے ہیں اور **یہ اسلام واصولِ اسلام کے اعتبار سے بالکل غلط ہے ۔یہ نظریئہ (ولادت) توھنود کے کنھیاّجی ارگنیشجی کے جنم کے مشابہ ھے جوکبھی اسلامی نظریہ نھیں بن سکتا۔ھاں اسلامی نظریہ کی تحریف کانظریہ بن سکتاھے اور نظریئہ تحریف واجب الرّدھوجائے گا۔**

یہ بحث کہ قرانِ شمس وقمر کے کتنے گھنٹے بعد چاند کی عینی رویئت ممکن ہے؟ (تو) یہ نجومیوں کے حساب اور اہلِ ہندسہ کے حساب سے متعلق ہے اور اس پر متفرّع ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں نصوصِ صریحہ کے خلاف ہیں۔ مثلاً نحن امّۃ امیۃ لانکتب ولانحسب الحدیث اور صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ الخ وغیر ذٰلک من الاحادیث الصحیحہ اور درِمختار علیٰ ہامش الشامی ج ۲ ص ۹۲ میں ہے لایعتبر قولھم بالاجماع ولایجوز للمنجم ان یعمل بحساب نفسہ ۔ پھر یہ تعبیر (کتنے گھنٹہ بعد) پنڈتوں کے پینترے ہیں، ایک ڈنڈ، دو ڈنڈ سے تعبیر کی جاتی ہے یہ اس کی نقل ہے جو سراسر شرع کے خلاف غیر معتبر ہے اھ (مورخہ ۱۲ ذولقعدہ ۱۴۰۶ھ)

(منقول از کتاب: ''سعودی عربیہ کی رویئت مفتیانِ کرام کی نظر میں'' ص ۹۔ ہماری ویب سائٹ میں یہ کتاب دیکھ سکتے ہیں)